نوحہ بی بی فاطمہ زہراؑ

کوئی چادر کہاں ہے تربت پر دھوپ کا سائباں ہے تربت پر
غربتیں دھول بن کے اُڑتی ہیں بے کسی کا سماں ہے تربت پر

کل بھی زہراؑ پہ تھا ستم یارب آج بھی ہے اُسی کا غم یارب
کل تھا جو امتحان زہراؑ پر آج وہ امتحاں ہے تربت پر

کوئی مرہم نہ کرسکا اب تک زخمِ زہراؑ نہ بھر سکا اب تک
زخم کا جو نشاں تھا پہلو پر آج اُس کا نشاں ہے تربت پر

کب کسی نے دیا تھا حق اِن کا کب کسی نے دیا جلایا ہے
کب کوئی مہرباں تھا زہراؑ پر کب کوئی مہرباں ہے تربت پر

جو کیا ہے نبیؐ کی اُمت نے یا الٰہی وہ ظلم کیسا ہے
جو اندھیرا تھا کل جنازے میں وہ اندھیرا رواں ہے تربت پر

کیا یہی اجر ہے رسالت کا کیا یہی قیمتِ مودت ہے
یہ جو بے وراثی ہے تربت پر یہ جو غربت عیاں ہے تربت پر

پردہ غیب میں سے آتی ہے اک مسلسل صدا جو رونے کی
کوئی ماتم کناں ہے زہراؑ پر کوئی محوِ فغاں ہے تربت پر

کل جلایا تھا گھر کو زہراؑ کے آج روضہ گرا دیا ہائے 250

کل جو گھر میں دھواں تھا نورؔ علی آج بھی وہ دھواں ہے تربت پر